اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَشَاءُ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ

خطبہ نمبر (۱۲)

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم شنبہ

۵ شعبان ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۱۲ ہجرت ۱۳۳۰ھش | ۱۲ مئی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۱۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اب بھی مکرر ظاہر کرتے ہیں کہ انسان کامل خدا تعالیٰ کی ذات کا نمونہ ہے۔ خدا تعالیٰ دوسرا خدا ہرگز نہیں پیدا کرتا۔ مگر یہ بات اس کی صفت احدیت کے مخالف ہے۔ ہاں اپنی صفات کمالیہ کا نمونہ پیدا کرتا ہے۔ اور جس طرح ایک مصفا اور وسیع شیشہ میں صاحب رویت کی تمام کمال شکل منعکس ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی انسان کامل کے نمونہ میں الٰہی صفات عکسی طور پر آجاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اس طرح پر اپنی شکل قائم کرنا معترض کی سمجھ کے لئے

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ مئی (تار) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل شام پھر حرارت ہو گئی۔ نقاہت بدستور ہے۔ آج خطبہ جمعہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ اور نماز بھی پڑھائی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت عاجلہ وکاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

اصلاحاتی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا

کوئٹہ ۱۱ مئی: آج یہاں اصلاحاتی تحقیقاتی کمیٹی نے شہادت کا کام شروع کر دیا۔ اور کونسل کے ممبروں کی شہادتیں قلمبند ہونا شروع ہوئیں۔ سب سے پہلا بیان کونسل کے صدر ملک خدا بخش کا ہوا۔ جنہوں نے مشورہ دیا کہ بلوچستان کو صوبائی خود اختیاری دی جائے۔ دو ایوانوں پر مشتمل ایک مجلس قانون ساز ہو۔ اور انتخابات میں ہر بالغ کو حق رائے دہی دیا جائے۔ دوسری شہادت نواب محمد خان جوگیزئی کی ہوئی جنہوں نے دو ایوانوں کے قیام کی تو تائید کی۔ اور کہا کہ شاہی جرگہ بحال رکھا جائے۔

مصری حکومت ۲۶ اگست کو ۱۹۳۶ء کے نہر سویز سے متعلقہ معاہدہ کی منسوخی کا اعلان کر دیگی!

قاہرہ ۱۱ مئی: تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مصری حکومت ۲۶ اگست کے بعد جب نہر سویز سے متعلقہ معاہدہ ۱۹۳۶ء کو پورے ۱۵ سال ہو جائیں گے۔ اس کی منسوخی کا اعلان کر دے گی۔ مسٹر صلاح الدین بے نے برطانوی حکومت کو جو جواب دیا ہے۔ اس میں اسی قسم کے جواب کی جھلک ہے۔ سیاسی حلقوں کے مطابق حکومت مصر کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ اور سوڈان کو نوآبادیاں بنا کر پاکستان و ہندوستان کے ہاتھوں سے نکل جانے کی تلافی کرنا چاہتا ہے۔ وفد پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر عظام پاشا نے بھی ایک بیان میں برطانیہ کے اس جواب کو کہ وہ اپنی فوجیں محض مصر کو روس سے بچانے کے لئے رکھے ہوئے ہے۔ ایک بہانہ اور ڈھونگ قرار دیا۔ حالانکہ برطانیہ کے مقابلے میں مصر کو روس سے کوئی خطرہ نہیں۔ البتہ برطانیہ کو خود روس سے خطرہ ہے۔ اور وہ مصر کو برائے مدافعت استعمال کرنا چاہتا ہے۔

مختصر و اہم

کراچی ۱۱ مئی: آج لنکا کے وزیر تجارت، وزیر خوراک اور پاکستان میں لنکا کے سفیر نے محترمہ مس فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔

ٹوکیو ۱۱ مئی: ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق کمیونسٹ اپنی فوجیں ہٹا کر وسطی محاذ پر جمع کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ مئی: ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ نے آج پارلیمنٹ میں اس بات کو تسلیم کیا۔ کہ اپریل کی اطلاعات کے مطابق مشرقی بنگال کو ہندوؤں کی واپسی میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے واپس مغربی بنگال میں آنے کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

سیئول ۱۱ مئی۔ جنوبی کوریا کی نیشنل اسمبلی نے جنوبی کوریا کے نائب صدر کا استعفیٰ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

بغداد الجدید ۱۱ مئی۔ پاکستان کی حکومت نے معاشرتی بہبود کے کاموں کے لئے جو پروگرام تیار کیا ہے۔ بہاولپور کو بھی اس کے لئے امداد حاصل کرنے کے لئے درخواست دینے کی اجازت مل گئی ہے۔

کراچی ۱۱ مئی: آج پھر لنکا اور پاکستان کے نمائندوں میں تجارتی بات چیت جاری رہی۔ اب دو اجلاس منعقد ہوئے۔ امید ہے آج رات بات چیت ختم ہو جائیگی معلوم ہوا ہے کہ آج رات معاہدے کو آخری شکل مل جائے۔ اور دستخط ہو جائیں گے۔

عالمگیر امن کے قیام کے لئے
ہندو پاکستان میں تعاون شرط ہے

ہیگ ۱۱ مئی: کل یہاں سفارتی نمائندوں کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کہا۔ کہ پاکستان و ہندوستان میں دوستانہ تعاون سے عالمگیر امن کے قیام میں بہت زیادہ مدد مل سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر اور دوسرے اسی قسم کے نزاعی امور طے ہو جائیں۔ آپ نے مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے نظریہ کی وضاحت کی۔ آپ نے اپنے خطاب میں یہ بھی ثابت کیا۔ کہ اس وقت جو دو نظریئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اسلامی نظریات ان میں ایک درمیانی راستہ پیش کرتے ہیں۔

کراچی ۱۱ مئی: آج میمن قبیلے کی ریلیف کمیٹی نے خان لیاقت کی خدمت میں ریلیف کے کاموں پر خرچ کیلئے ۳۳۲۷۵۰ روپے کی رقم پیش کی۔

پاکستانی زائرین حج پر سے پابندیاں منسوخ

کراچی ۱۱ مئی: سعودی عرب کی حکومت نے پاکستان سے بحری راستے کے ذریعے حج کے لئے جانے والوں کے لئے ہیضہ وغیرہ کے سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی پابندیاں اٹھا دی ہیں۔ یہ پابندیاں ۱۴ اپریل سے منسوخ متصور ہوں گی۔ اب صرف ان زائرین حج کو ٹیکا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا۔ جن علاقوں میں ہیضہ چھوٹا ہوا ہے اور اب پاسپورٹ کے سرٹیفکیٹ کی بجائے انہیں بھی صرف ہیضہ اور چیچک کے متعلق عام سرٹیفکیٹ ہی دکھانا ہوگا۔

کل پاکستان کے زائرین کا پہلا بحری جہاز چٹاگانگ سے جدہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ اس میں ۸۰۰ زائرین سوار تھے۔

ڈھاکہ ۱۱ مئی: زرعی تحقیقاتی کمیٹی کے ارکان مشرقی پاکستان کے دس روزہ تحقیقاتی دورہ کے لئے آج یہاں پہنچ گئے۔

حکومت ہر ممکن مدد کرے گی

لاہور ۱۱ مئی آج ایوان تجارت کے ساتویں عام اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے تاجروں کو یقین دلایا۔ کہ حکومت صنعتوں میں روپیہ لگانے والے تاجروں کو ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچائے گی۔ آپ نے کہا کہ وہ مرکز سے اس بارے میں خط و کتابت کریں گے۔ کہ پنجاب کے تاجروں کو بیرونی تجارت میں مناسب حصہ نہیں ملتا۔

روس کے اتحادیوں کیلئے امریکی امداد بند

واشنگٹن ۱۱ مئی۔ آج امریکی سینیٹ نے متفقہ طور پر پاس کیا۔ کہ جو ملک روس یا اس کے ساتھیوں کو جنگی اہمیت کا خام مال سپلائی کر رہے ہیں۔ انہیں امریکہ کی طرف سے اقتصادی امداد دینا بند کر دیا جائے۔

کراچی ۱۱ مئی: آج یہاں سردار بہادر خان رکن مواصلات پاکستان نے بتایا۔ کہ ۱۵ مئی تک مشرقی بنگال کی دو نئی ریل گاڑیاں شروع ہو جائیگی۔ جن میں سے ایک جیب گنج کو شائستہ گنج سے ملائے گی۔

ڈیرہ غازی خاں کے علاقے کو سیراب کرنے کے لئے ۸½ کروڑ کے خرچ سے دریائے سندھ سے تونسہ برانچ کینال نکالی جائے گی

لاہور ۱۱ مئی آج یہاں پنجاب کے وزیر مال آنریبل چوہدری محمد حسن چٹھہ نے اس بات کا انکشاف کیا۔ کہ حکومت پنجاب نے ڈیرہ غازی خان کے علاقے کو سیراب کرنے کے لئے دریائے سندھ سے ایک نہر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس پر ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ اس سلسلہ میں مرکز سے مالی امداد بھی مانگی جائے گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ رسول کی پن بجلی کا کارخانہ مارچ ۵۲ء تک تیار ہو جائے گا۔ اور اس سے ۳/۴ طاقت تو اسی سال دسمبر تک ملنے لگے گی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کی پن بجلی سے سیم کو روکنے اور زمین کے کٹاؤ کے انسداد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اور آب پاشی کا محکمہ سب سے پہلے اسی طرف توجہ دے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ ریاست بہاولپور اور خیرپور کے دو آبہ کے تیئس ۲۳ لاکھ ایکڑ رقبے کو سیراب کرنے کے لئے ۱۸۰۰ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں چھپوا کر دفتر الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۲ مئی ۱۹۵۱ء

مساجد

پچھلے دنوں لاہور میں غیر احمدی مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ اس میں ایک مولوی صاحب نے حکومت سے استدعا کی تھی کہ وہ غیر مسلم مغربی ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کے لئے روپیہ منظور کرے۔ مولوی صاحب نے اس کی ایک وجہ یہ بھی بتائی تھی۔ کہ یورپ وغیرہ ممالک میں جانے والے مسلمانوں کو "مرزائیوں" کی مساجد میں نماز پڑھنا پڑتی ہے۔

غیر اسلامی ممالک میں مساجد تعمیر کرنا ایک نہایت مستحسن فعل ہے۔ اور ہر اسلامی کہلانے والے ملک کا فرض ہے کہ وہ ایسے ممالک میں جہاں مساجد نہیں ہیں۔ ان کی تعمیر کے لئے روپیہ صرف کرے۔ اسلامی حکومتوں کا جہاں یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ملک میں عوام کی دینی تعلیم و تربیت پر روپیہ صرف کریں۔ وہاں کم از کم اپنے شہریوں کی ضرورت کے لئے دوسرے ممالک میں مساجد تعمیر کرنا بھی ان کا فرض ہے۔ مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان جو ایسے کاموں کے لئے حکومت کا منہ دیکھتے ہیں۔ اور آپ کوئی ہمت نہیں کرتے۔ یہ بھی حق نہیں رکھتے کہ حکومتوں سے استمداد کریں۔

پاکستان میں مسلمانوں کی آبادی سات کروڑ سے زیادہ ہے۔ اگر ان سات کروڑ میں سے مثلاً ایک ... بھی ایسے ہیں جو خود کماتے ہیں تو سال میں ... ایک ایک روپیہ بھی ہر کمانے والا ایسی مساجد کے لئے دے دے۔ تو ایک کروڑ روپیہ ہر سال جمع ہو سکتا ہے۔ اگر نصف تعداد نادہند کی سمجھی جائے۔ تو پھر بھی پچاس لاکھ روپیہ ہر سال جمع ہو سکتا ہے۔ اور اگر اوسطاً دو لاکھ روپیہ فی مسجد کے حساب کا خرچ لگایا جائے تو ایسی پچیس مسجدیں ہر سال بن سکتی ہیں۔

بلکہ کس قدر دردناک ہے کہ دنیا میں ساٹھ ستر کروڑ مسلمان بستے ہیں مگر جب ان کو غیر اسلامی ملکوں میں مساجد تعمیر کرنے کا خیال بھی آیا ہے۔ تو وہ بجائے خود ہمت کرنے کے حکومت سے استمداد کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کی وجہ صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنے مذہبی لیڈروں کی کارگزاریوں پر اعتماد نہیں رہا۔ مسلمانوں کا روپیہ جمع کر کرکے اس قدر ضائع کیا گیا ہے۔ کہ اب جب کسی تحریک کے لئے ان سے روپیہ طلب کیا جاتا ہے۔ تو وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اس گئی گزری حالت میں بھی اسلام کے نام پر مال قربان کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ احراریوں نے کشمیر تحریک کے نام پر چند دنوں میں صرف ایک شہر سیالکوٹ ہی میں منوں چاندی اور سیروں سونا نقد روپے کے علاوہ جمع کر لیا تھا۔ مگر چند دنوں ہی میں اس کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ جب حساب پوچھا جاتا۔ تو جواب دیا جاتا۔ یہ جہاد ہے جہاد میں خرچ کا حساب کیسا؟ پھر قادیان میں ادارہ قائم کرنے کے لئے لاکھوں روپیہ لیا اور کھا گئے۔ اور کئی کئی وعدے کر کرکے روپیہ لیا گیا اور کھا گئے۔ جب کسی کو کچھ ہوتا نظر نہ آیا تو لوگوں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اس طرح کروڑوں نہیں اربوں روپیہ قوم کا برباد ہو چکا ہے۔ جو بچا کچا باز مولویوں کے پیٹ میں چلا گیا ہے۔

جلسہ مذکورہ بالا میں حکومت سے مساجد کے لئے استمداد کا دردناک پہلو ایک یہ بھی دیکھئے کہ اپیل میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ مساجد اس لئے ضروری ہیں کہ ان ممالک میں جا کر مسلمانوں کو "مرزائیوں" کی مساجد میں نمازیں پڑھنا پڑتی ہیں اپنی بے چارگی اور جماعت احمدیہ کی فعالیت کا کتنا واضح اعتراف ہے۔ اور ہم ہیں کہ ؏

عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ

ہم اپنے آپ میں شرمندہ ہیں کہ جتنی مساجد ہمیں ان ممالک میں تعمیر کرنا چاہئیں تھیں۔ ان کا ایک فیصدی تو کیا ایک فی ہزار بلکہ ایک فی لاکھ بھی تعمیر نہیں کر سکے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ امریکہ اور یورپ کے ہر بڑے شہر میں کم از کم ایک مسجد ہوتی۔ اس لحاظ سے اگر ہم نے چند مساجد تعمیر بھی کر لی ہیں۔ تو ان کی حقیقت واضح ہے کیا جو کچھ ہم نے اب تک کیا ہے۔ ہمارے لئے باعث فخر ہو سکتا ہے؟ سوال یہ ہے کہ کیا یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے شایان شان ہے۔ کہ ابھی تک وہ لاتعداد بت خانوں کے مقابلہ میں صرف چند اللہ تعالیٰ کے گھر بنا سکی ہے۔ صرف لاہور میں ایک چھچھلتی نگاہ دوڑائیے۔ کتنے گرجے یہاں عیسائیوں نے باہر سے آ کر بنا ڈالے ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ حکومت ان کی پشت پر رہی ہے۔ اپنے آپکو دھوکا نہ دیجئے۔ پاکستان کے طول و عرض میں جو گرجوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ آج یہ سب عیسائی عوام کی خیرات پر چل رہے ہیں۔ یہ سر بہ فلک عمارتیں عوام کے پیسے سے اٹھائی گئی ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ عیسائیت ایک مردہ مذہب ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم عیسائیت کا نام و نشان مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔

بے شک مسیح موعود علیہ السلام کسر صلیب اور قتل خنزیر کے لئے خاص طور پر مبعوث ہوئے ہیں۔ بے شک آپ نے دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں سو فیصدی کام زیادہ کیا ہے۔ مگر آپ کا مقابلہ دوسرے مسلمانوں سے نہیں ہے۔ آپ کا مقابلہ تو عیسائیت سے ہے الحاد سے ہے۔ جنہوں نے اس وقت سواد اژدھاؤں کی طرح اللہ تعالیٰ کی زمین کو اپنی کنڈلیوں میں دبوچ رکھا ہے۔ جن کے خوف سے انسانیت لرزہ بر اندام ہے۔ اگر آپ اس طرح آہستہ آہستہ چلیں گے۔ تو وہی بات نہ ہو جیسا کہ کہتے ہیں۔

تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

عیسائیت کا محل بے شک مسمار ہو چکا ہے۔ مگر اس پر الحاد اپنی فلک بوس عمارتیں تعمیر کر رہا ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس مولوی صاحب کو نہ دیکھئے جو حکومت سے استمداد کر رہا ہے۔ اس کو استمداد کرنے دیجئے۔ آپ مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر چلے چلیئے۔ آپ کا مطمح نظر یہ نہیں ہے کہ ہمیں اس لئے دوسرے ممالک میں مساجد بنانا چاہیئے تاکہ ہمیں دوسرے فرقوں کی مساجد میں نہ جانا پڑے۔ بلکہ آپ کا مطمح نظر یہ ہے کہ اس زمین کے چپہ چپہ کو مسجد بنانا ہے۔ ہمیں عیسائیت کے کھنڈروں پر الحاد سے پہلے قبضہ کرنا ہے۔ ورنہ ہماری منزل بہت دور ہو جائے گی بہت دور۔ . .

اسلامی اخلاق کے آئینہ میں

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اپنے مقالہ بعنوان "اہلحدیث کی اقتداء" کے شروع میں فرماتے ہیں:-

رضوان لاہور مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۵۱ء کے نماز نمبر میں بعض اختلافی مسائل کا تذکرہ مزاحیہ انداز میں "گل و خار" کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ سنجیدہ مزاح بری چیز نہیں۔ لیکن دینی مسائل میں مزاح اچھی چیز نہیں ہے۔ بلکہ قرآن نے اسے جہالت قرار دیا ہے۔

اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین

معلوم نہیں ادارہ رضوان نے دینی مسائل میں یہ طریق کیوں اختیار کیا ہے غالباً دلائل کی تنگ دامانی نے ان کو یہ طریق اختیار کرنے پر مجبور کیا ہے۔"

(الاعتصام ۲۷ اپریل ۱۹۵۱ء صہ)

ہم نے چند روز ہوئے الفضل میں لکھا تھا کہ مُہر صرف تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ اس پر الاعتصام کا اہلحدیث مسخرہ رقمطراز ہے۔

"ہمارے دوست چوہدری روشندین صاحب تنویر مدیر الفضل (قادیانی) جو اپنے حلقہ تعارف میں روشندان تنور کے گرما گرم اور نور علیٰ نور نام سے معروف ہیں فرمایا کرتے ہیں۔ کہ ختم کے معنے ہر زبان میں فضیلت و کمال کے "بھی" ہیں۔ حالانکہ اس "بھی" کے معنے "بھی" یہ ہیں۔ کہ ختم کے معنے بند کرنے "ہی" کے ہیں۔ اور جب کبھی مجازاً فضیلت و کمال کے "بھی" معنے لئے جاتے ہیں۔ تو مطلب بند کرنا "ہی" ہوتا ہے۔

پھر چوہدری صاحب قادیانی منطق کی پٹاری کے تمام آلات استعمال فرما کر کہا کرتے ہیں کہ خاتم جس کے معنے مہر کے ہیں تصدیق کے لئے ہوتی ہے۔ یعنی راقم خط مہر لگا کر صرف یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ خط ہمارا ہے۔ حالانکہ یہ مہر بھی اظہار خاتمہ کے لئے ہوتی ہے۔ اور اسی لئے خط کے آخر میں لگائی جاتی ہے مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب مضمون خط بند ہوا۔ جو کچھ ہم نے لکھنا تھا لکھ چکے۔ اس کے بعد اگر کوئی سطر لکھی گئی تو وہ ہماری نہیں ہوگی۔

یہ بحث ایک مدت سے چل رہی تھی مگر حال ہی میں حکومت پنجاب نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یعنی انتخابات ہی میں قادیانی امیدواروں کو شکست فاش نہیں ہوئی بلکہ علم کلام میں قادیانیت کا تیا پانچہ ہو گیا ہے۔

ایک خبر ہے کہ حکومت پنجاب نے امرت الیکٹرک پریس کو جسے بعض قادیانی مولوی فاضل امرت الیکٹرک پریس بھی کہا کرتے ہیں سر بمہر کر دیا ہے۔ اب اگر مہر کے معنے فضیلت و کمال یا تصدیق اور اجراء کے ہوتے تو سر بمہر کرنے کے معنے یہ ہونے چاہئیں تھے کہ امرت پریس کا کاروبار کمال کو پہنچ گیا ہے۔ اس سے متعدد اور پریس جاری ہو گئے ہیں اور اس امر کی تصدیق کر دی گئی ہے۔ کہ یہ پریس نوائے وقت کا ہے۔

(باقی دیکھیں صہ ۸ کالم ۳ و ۴ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ!

ھُوَالنَّاصِرُ

ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ مسجدیں بنانی ہونگی

امریکہ کی دوسرے ممالک پر فوقیت کے باعث واشنگٹن کی مسجد احمدیت کی ترقی اور اشاعت میں نہایت مفید ہو سکتی ہے!

جن لوگوں کی مالی حیثیت اچھی ہے وہ اپنے اُوپر بوجھ ڈال کر ایک ماہ کی نصف آمد دیں!

(خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ۔)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امریکہ مسجد کے لئے چندہ کی تحریک کے متعلق خطبہ جمعہ احباب جماعت کے استفادہ کے لئے ذیل میں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ مسجد کی تعمیر جماعت احمدیہ کی مستورات کے ذمہ اور امریکہ مسجد کی تعمیر مردوں کے ذمے لگائی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی بہنیں اپنے ذمہ لگائی گئی رقم میں سے اس وقت تک چھیاسٹھ فیصدی اکٹھی کر چکی ہیں لیکن امریکہ مسجد کی وصولی صرف اکیس فیصدی ہے۔ اس وقت رقم مختلف احباب اور جگہوں سے قرض لیکر مہیا کی گئی ہے جس کا جلد سے جلد ادا کیا جانا ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت قابلِ وصول رقوم تمام جماعتوں پر تقسیم کر کے تمام جماعتوں کو دفتر کی طرف سے الگ الگ اطلاع دی جا رہی ہے۔ اُمید ہے سیکرٹریان جماعت مقررہ رقم کو جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ والسلام

خاکسار

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اصل میں تو عمر کا تقاضا ہوتا ہے کہ انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک بیماری جاتی ہے تو دوسری آجاتی ہے۔ بظاہر وہ بیماریاں الگ الگ قسم کی نظر آتی ہیں لیکن درحقیقت اُن کی وجہ ایک ہی ہوتی ہے۔ یعنی عمر کا تقاضا۔ پچھلے دو تین دنوں سے مجھے شدید امتلاء کی تکلیف ہے۔ جیسے تخمہ یا ہیضہ میں ہوتی ہے۔ ابھی پُوری طرح افاقہ نہیں ہوا۔ اب بھی بعض دفعہ اس کا دَورہ ہو جاتا ہے۔

مَیں آج نہایت ہی اختصار کے ساتھ جماعت کو اُن چندوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جن کا اعلان کچھ عرصہ سے وکالتِ مال کی طرف سے اخبار میں ہو رہا ہے۔ یعنی

مسجد ہالینڈ اور مسجد واشنگٹن

کے لئے چندہ کی تحریک۔ دُنیا میں ہر زمانہ میں کچھ آبادی کے مرکز ہوا کرتے ہیں اور کچھ تہذیب کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح کچھ مذاہب کے مرکز ہوا کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں چند اقوام کو دُنیا میں خصوصیت حاصل ہے۔ ایک تو اس وقت ہندوستان کو فوقیت اور اہمیت حاصل ہے یعنی وہ ہندوستان جن میں پاکستان اور بھارت دونوں شامل ہیں۔ بھارت میں احمدیت کا وہ مستقل مرکز موجود ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی اشاعت اور ترقی کیلئے موجودہ دَور میں مرکزی مقام قرار فرمایا ہے اور پاکستان میں اس وقت وہ فعّال مرکز ہے جس کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے پس مذہبی مرکز کے لحاظ سے تو ہندوستان یا وہ مُلک جو پاکستان اور بھارت کا مجموعہ ہے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ پھر دوسرے نقطۂ نگاہ سے یعنی اصلیت کے لحاظ سے عرب ممالک نہایت ہی اہم حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ اسلام انہی سے نکلا اور انہی سے باہر پھیلا۔ اور وہ مقامات جن کے ساتھ انسانی عبادات

وابستہ ہیں وہیں واقع ہیں لیکن اِس وقت وہ فعال مرکز نہیں۔

اسلام کی اشاعت اور تنظیم

کی طرف اُنہیں کوئی توجہ نہیں۔ غرض اصلیت کے لحاظ سے عرب ممالک دُنیا پر فوقیت رکھتے ہیں خواہ وہاں تبلیغ کا کام نہ ہو رہا ہو۔ تیسرا مرکز اسوقت جنوب مشرقی ایشیا ہے جو آبادی کے لحاظ سے بہت بڑی فوقیت اور عظمت رکھتا ہے۔ انڈوچائنا، ملایا، سیام، انڈونیشیا اور فلپائن انکو اگر ملا لیا جائے تو آبادی کے لحاظ سے یہ علاقہ دُنیا کا تیسرا حصّہ ہے لیکن رقبہ کے لحاظ سے دُنیا کا تیسرا حصّہ تو کجا چھٹا حصّہ بھی نہیں۔ اِن ممالک میں سے جو اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والا علاقہ ہے وہ انڈونیشیا کا ہے۔ انڈونیشیا اِس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اسلام اگر مشرقی ایشیا میں ترقی کر سکتا ہے تو صرف یہی مُلک اس کا مرکز ہو سکتا ہے۔ چین میں بھی مسلمان ہیں لیکن اتنی آبادی نہیں جتنی انڈونیشیا کی ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ اقلیت کی حالت میں ہیں۔ اور اپنے وجود کو غیر مسلموں سے منوا نہیں سکتے۔ انڈونیشیا کو یہ فوقیت بھی حاصل ہے کہ یہ مُلک ایشیائیوں کے ماتحت بھی ہے اور اسمیں آبادی بڑھنے کے سامان بھی موجود ہیں۔ بورنیو کا جزیرہ ہندوستان کے نصف سے بڑا ہے لیکن اسکی آبادی صرف ۲۵-۳۰ لاکھ ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ مسلمانوں کا ایک حصّہ ایسے مُلک پر قابض ہے کہ وہاں دس پندرہ کروڑ کی آبادی بڑھائی جا سکتی ہے۔ یہ فوقیت اَور کسی مُلک کو حاصل نہیں۔ باقی مُلک گنجان طور پر آباد ہیں اور ترقی کی گنجائش ان میں موجود نہیں۔ پھر انڈونیشیا کا ہالینڈ سے تعلق ہے۔ اور چونکہ وہ چھوٹا سا مُلک ہے انڈونیشیا کے اسکے ساتھ ملنے کی وجہ سے مسلمانوں کی آبادی ڈچ ایمپائر میں بڑھ جاتی ہے اور اِس وجہ سے ایک یورپین ایمپائر میں مسلمانوں کا حصّہ زیادہ ہو کر مسلمانوں کا سیاسی نفوذ بڑھ جاتا ہے۔

چوتھی اہمیت

امریکہ

کو حاصل ہے جو اسے تہذیب اور کمال کے لحاظ سے حاصل ہے۔ امریکہ کی تنظیم، دولت و تجارت، صنعت و حرفت، حکومت اور تہذیب کے لحاظ سے سارے مُلکوں میں نمبر اوّل پر ہے۔

پانچویں خصوصیّت دُنیا کے مُلکوں میں سے افریقن قبائل کو حاصل ہے۔ خصوصاً وسطی قبائل کو۔ شمالی حصّہ پہلے سے مسلمان ہے اور جنوبی حصّہ پر بعض مغربی قومیں قابض ہیں لیکن وسطی حصّہ ابھی تک مقامی لوگوں کے ماتحت ہے۔ اور اس میں اب بیداری کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی وقت چوٹی کے مُلکوں میں شامل ہو جائیگا۔ یہ پانچ ایسے مُلک ہیں جو دوسرے ممالک پر اہمیت اور خصوصیت رکھتے ہیں۔

اِن میں سے چار مُلک ایسے ہیں جن میں نمایاں طور پر احمدیت کو خصوصیّت حاصل ہے۔ مثلاً پاکستان اور ہندوستان ہیں جن کو آجکل ایشیا میں سیاسی برتری حاصل ہے۔ یہاں

احمدیّت کے مراکز

واقع ہیں۔ انڈونیشیا ابتدائی ممالک میں سے ہے۔ جہاں احمدیت پھیلی اور پھیل رہی ہے۔ افریقہ میں اگر کوئی اسلامی جماعت کام کر رہی ہے یا کسی اسلامی جماعت کو نفوذ اور اثر حاصل ہے تو وہ احمدیہ جماعت ہے۔ اور امریکہ میں بھی ہماری ہی جماعت کی تبلیغ ہو رہی ہے اور وہاں کے لوگوں کو احمدیت میں صرف داخل ہونیکی توفیق ہی نہیں ملی بلکہ اُنہیں قربانی کرنیکی بھی توفیق ملی ہے۔ یوں تو اتنے بڑے مُلک میں چار پانچسو لوگوں کا احمدی ہو جانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن جنس دیکھی جاتی ہے تعداد کی کمی اور زیادتی کو نہیں دیکھا جاتا۔ ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ کتنے لوگوں نے احمدیت قبول کی ہے بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ وہ کتنی قربانی کرنیوالے ہیں۔ مثلاً بڑی بات یہ ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص کو دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے یہاں بھیجا ہے مسٹر رشید احمد یہاں ہیں اور سینٹ لوئیس سے بھی مجھے خط آیا ہے کہ ایک نوجوان یہاں آنیکی تیاری کر رہے ہیں۔ اسی طرح سفید لوگوں میں سے بھی ایک عورت نے دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے یہاں آنیکی خواہش ظاہر کی ہے۔ ہمارے نزدیک تو سفید اور سیاہ سب برابر ہیں لیکن امریکہ میں اُن میں ایک حد تک امتیاز ابتک برتا جاتا ہے۔ مَیں نے اُس عورت کو فی الحال یہاں آنے سے روک دیا ہے۔ یہ چار مُلک ہو گئے۔

عربی ممالک میں بے شک ہمیں اِس قسم کی اہمیت حاصل نہیں جیسی اِن ممالک میں حاصل ہے۔ لیکن پھر بھی ایک طرح کی اہمیت ہمیں حاصل ہو گئی ہے اور وہ یہ کہ فلسطین میں عین مرکز میں اگر مسلمان رہے ہیں تو وہ صرف

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ
جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد تیار کریگا اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔

احمدی ہیں۔ بعض ہندوستانی اخبارات جنکو دشمنی کی وجہ سے ہمارا یہ کام قابلِ اعتراض نظر آیا ہے لکھتے ہیں کہ اگر انہیں فلسطین سے یہودیوں نے نہیں نکالا تو ضرور یہ یہود سے ملے ہوئے ہیں۔ جیسے جب ہم قادیان میں جم کر مقابلہ کر رہے تھے تو سب لوگ ہماری تعریفیں کرتے تھے لیکن اب کہتے ہیں کہ چونکہ احمدی ابھی تک قادیان میں بیٹھے ہیں انہیں ہندوستان سے ضرور کوئی تعلق ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ

دو لاکھ کے قریب عرب

ابھی مقبوضہ فلسطین میں ہیں مگر جو فوقیت ہمیں حاصل ہے وہ یہ ہے کہ ہم عین مرکز میں موجود ہیں۔ جیسے بھارت میں ابھی چار کروڑ مسلمان پائے جاتے ہیں لیکن ہمیں جو فوقیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ ہم اُس مرکز میں موجود ہیں جہاں دوسرے مسلمان نہیں پائے جاتے۔ دوسرے شام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہاموں سے پتہ چلتا ہے کہ احمدیت کے دَور میں وہ خصوصیت حاصل کریگا۔ اِن سب ممالک میں ہم نے احمدیت کا دائرہ وسیع اور منظم کرنا ہے۔ ان میں سے افریقہ میں جماعت سب سے زیادہ ہے اور ایسٹ افریقہ اور ویسٹ افریقہ دونوں کو ملا کر ایک لاکھ کے قریب جماعت ہو جاتی ہے۔ اور پھر ان میں سرعت کے ساتھ احمدیت بڑھ رہی ہے اور درجن کے قریب ہمارے مبلّغ کام کر رہے ہیں بلکہ اگر مقامی مبلّغوں اور معلّموں کو ملا لیا جائے تو وہاں ۵۰-۶۰ سے زائد مبلّغ کام کر رہے ہیں۔ امریکہ میں اِس وقت چار مبلّغ کام کر رہے ہیں مگر ابھی تک امریکہ کے مرکز میں مسجد نہیں بنی تھی۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ واشنگٹن جو

امریکہ کا دارالحکومت ہے

وہاں مسجد بنائی جائے۔ بلکہ ایک مکان سوا لاکھ روپیہ کو خرید لیا گیا ہے

اس کے لئے ۲ ماہ سے جماعت میں چندہ کی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ میری طرف سے تحریک نہیں ہوئی۔ حالانکہ جو الہامی سلسلے ہوتے ہیں اُن میں افراد کو نہیں دیکھا جاتا کام کو دیکھا جاتا ہے۔ جب مرکز کی طرف سے کوئی تحریک ہو تو خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹے کارکن کی طرف سے ہی ہو مرکزی ہی سمجھی جائے گی۔ اور اُسے وہی اہمیت حاصل ہوگی جو کسی مرکزی تحریک کو حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ سارے کام ایک ہی آدمی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ساری دُنیا کو ایک آدمی سے عقیدت ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر ہر کام خلیفہ ہی کرے تو وہ

اسلام کی طاقت

کا موجب نہیں ہوگا بلکہ اسلام کی کمزوری کا موجب ہوگا۔ اور یہ چیز شرعاً ناجائز ہے۔ یہ تحریک کسی فرد کی طرف سے نہیں کی گئی جماعت کی طرف سے کی گئی تھی۔ اور چاہیئے تھا کہ دوست یہ نہ دیکھتے کہ یہ تحریک مَیں نے کی ہے۔ کسی ناظر، وکیل، نائب وکیل یا کسی اور نے کی ہے بلکہ وہ اس کی اہمیت کو دیکھتے اور اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس میں حصہ لیتے۔

امریکہ وہ مُلک ہے جو کھربوں میں کھیل رہا ہے۔ اس لئے جو جگہ خریدی گئی ہے وہ سوا لاکھ روپیہ کی ہے اور پچیس ۲۵ ہزار ابھی اَور اُس پر خرچ ہوگا۔ درحقیقت یہ عمارت بھی وہاں کی عظمت کے لحاظ سے چھوٹی ہے۔ اُن پر اثر ڈالنے کے لئے تو بیس پچیس لاکھ روپیہ کی عمارت چاہیئے تھی۔ لیکن موجودہ حالات میں صرف ڈیڑھ لاکھ پر ہی کفایت کی گئی ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بتایا ہے کہ ماہرین نے

"مَیں نے چند ماہ ہوئے مسجد واشنگٹن اور مسجد ہیگ کی تحریک کی تھی۔ جب مَیں نے مسجد لنڈن کی تحریک کی تھی اُسوقت جماعت کی تعداد موجودہ تعداد سے دس گنا کم تھی۔ اور مَیں نے چندہ کی عورتوں میں تحریک کی تھی جنکی آمد مَردوں سے بالعموم نصف ہوتی ہے۔ پھر بھی اُنہوں نے ۶۰-۷۰ ہزار روپیہ چندہ دیدیا تھا اب جبکہ ہماری تعداد دس گُنا زیادہ ہو گئی ہے ہم اِن نیک کاموں میں سُستی کیوں دکھائیں۔ ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہونگی۔ تاہم ان لوگوں کو جو ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے یہ بتائیں کہ کیا یہ کام غیر مسلمانوں کے ہیں؟ جن لوگوں کی مالی حیثیت اچھی ہے وہ اپنے اُوپر بوجھ ڈال کر ایک ایک ماہ کی نصف آمد دیدیں تو یہ بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ اور پھر کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں جن کی ہزار ہزار روپیہ کی آمد ہے۔ ہزار ہزار روپیہ دے دیں۔ اور جن لوگوں کی آمد ۱۰۰۰ سے کم ہے وہ ۲۵-۲۵ فیصدی دے دیں تو یہ بوجھ آسانی سے ہلکا ہو سکتا ہے۔"

{ اقتباس از تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء۔ مطبوعہ ۲ جنوری ۱۹۵۱ء }

مشورہ دیا ہے کہ اگر یہ عمارت دو لاکھ روپیہ کی بھی مل جائے تو اسے سستی سمجھنا چاہیئے۔ لیکن ہمیں وہ ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ میں مل گئی ہے۔ اور اس پر فرنش کرنے اور قانونی طور پر بعض اصلاحیں مہیا کرنے پر پندرہ بیس ہزار اور خرچ ہو چکا ہے اور کُل خرچ ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہوگا۔ واشنگٹن ایک اہم مقام ہے جہاں یہ مکان احمدیت کی ترقی اور اس کی اشاعت میں مفید ہو سکتا ہے۔ چونکہ امریکہ کو باقی ممالک پر ایک فوقیت حاصل ہے، اگر اُس میں احمدیت پھیل جائے تو اس مکان کے ذریعہ سے دوسرے ممالک پر بھی احمدیت کا اثر پڑے گا اور امریکہ کے احمدیوں کے ذریعہ سے دوسرے ممالک میں احمدیت کو نفوذ اور اثر حاصل ہوگا۔

دوسری تحریک

مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی ہے۔ کہتے ہیں عورتوں کے پاس پیسہ نہیں ہوتا۔ لیکن شاید ان کا دل بڑا ہوتا ہے۔ مردوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ اکٹھا کرنا ہے اور اس وقت تک صرف پونے بارہ ہزار کے وعدے ہوئے ہیں۔ اور عورتوں نے ساٹھ ہزار روپیہ جمع کرنا ہے مگر اس وقت تک اُن کے پونے سترہ ہزار کے وعدے ہیں۔ گویا عورتوں کے وعدے مردوں سے ڈیڑھ گنا ہیں۔ میرے پاس جو چندہ کی رپورٹیں آتی ہیں اُن میں دس میں سے ۹ جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں

عورتوں کا چندہ مردوں سے زیادہ

ہوتا ہے۔ بہرحال ہالینڈ کو بھی یہ فوقیت حاصل ہے کہ انڈونیشیا آزاد ہوگیا ہے۔ پس اب دونوں ملکوں کی آپس میں دوستی کے تعلقات بڑھتے جائیں گے اور ڈچ کامن ویلتھ میں انڈونیشیا کے شامل ہونے کی وجہ سے چونکہ مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہوگی اس لئے ڈچ مسلمانوں کی طرف مائل ہوں گے۔ اور ممکن ہے کہ ہالینڈ اسلام کا مرکز بن جائے۔ اس لئے وہاں کی مسجد بھی ایک اہم مسجد ہے۔ پس میں اس خطبہ کے ذریعہ دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کا خیال جانے دیں کہ اُن پر کتنے بوجھ ہیں۔ وہ

ہمیشہ بوجھ کے نیچے

رہیں گے۔ دُنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں رہا جس پر کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔ جس انسان پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا وہ خود بوجھ بنا لیا کرتا ہے۔ مثلاً امیر لوگ ہیں وہ یہی بوجھ بنا لیتے ہیں کہ کہیں ڈاکہ نہ پڑ جائے اور وہ لُٹ نہ جائیں۔ پس بوجھ سے مت ڈرو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔ تم اپنی اس مختصر زندگی میں اور پھر اس سے بھی زیادہ مختصر دولت اور اقتصاد میں اگر کوئی عظیم الشان کام کر جاتے ہو، تو تمہاری زندگی ناکام زندگی نہیں ہوتی، بلکہ تمہاری زندگی کامیاب زندگی ہوتی ہے۔ جس پر بڑے بڑے لوگ جن کو بظاہر دولت اور اقتصاد حاصل ہوتا ہے حسد کرتے ہیں یا رشک کرتے ہیں یا نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں +

آپ کی دُعا کے مستحق!

اس وقت تک طلباء جامعہ احمدیہ کا سالانہ امتحان نصف کے قریب ہو چکا ہے۔ جملہ طلباء خدمت اسلام کیلئے وقف ہیں اور سیدنا حضرت اقدس صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی دعاؤں کے حقیقی مستحق اور محتاج ہیں ہم ملتمس ہیں کہ احباب ہماری نمایاں کامیابی اور صراط مستقیم پہ چلنے کی پر زور دعا فرمائیں۔

محمد صدیق واقف زندگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دُعا اور صدقہ

جمعہ میں محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کی خبر احباب جماعت کو سناتے ہوئے دعا اور صدقہ کی تحریک کی۔ جس پر تقریباً دو صد روپیہ اسی وقت جمع ہو گیا۔ اس رقم میں سے پانچ بکرے صدقہ کئے جا چکے ہیں اور پانچ مزید انشاء اللہ تعالیٰ صدقہ کئے جائیں گے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضرت اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں اور صدقات کریں۔

خاکسار عبد الحمید سیکرٹری مجلس عاملہ انجمن احمدیہ کراچی

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرا بچہ عزیز مبشر احمد ناصر بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحمن خادم گوجرانوالہ

۲۔ شیخ معراج الدین صاحب صرع کی بیماری سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔

شیخ معراج الدین گوجرانوالہ

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو جزاء خیر دے اور دیگر احباب کو جو ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے جلد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ناظر بیت المال ربوہ)

اسماء گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے	رقم
ملک عبدالعزیز صاحب قصور ضلع لاہور	۱۲۵/-/-
شیخ قمر دین صاحب " "	۱۰/-/-
عبدالغفار صاحب " "	۳/-/-
قریشی عبدالوحید صاحب " "	۱۰/-/-
قریشی محمد صادق صاحب " "	۱۰/-/-
مستری شیر محمد صاحب " "	۵/-/-
چوہدری اللہ داد صاحب نمبردار چک ۵ ۳۳/E.B ضلع ملتان	۱۰۰/-/-
چوہدری مولا داد صاحب "	۹۶/-/-
چوہدری ناصر دین صاحب "	۲۰/-/-
چوہدری فتح دین صاحب "	۵/-/-
چوہدری رفیق احمد صاحب "	۶/۱۱/-
چوہدری محمد امین صاحب "	۵/-/-
چوہدری محمود احمد صاحب "	۷/-/-
چوہدری پیر محمد صاحب "	۱۲/-/-
محمد عبداللہ صاحب جنوبی ضلع ملتان	۲۵/-/-
سراج الدین صاحب سابق ڈیرہ دون محلہ نیلہ گنبد لاہور	۲۸۰/-/-
ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب دار الفضل میڈیکل ہال کیمل پور	۱۰۰/-/-
کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب مظفر گڑھ	۵۰/-/-
چوہدری محمد حسین صاحب گھماں چک ۱۴۱ نہر مراد ریاست بہاول پور	۶۰/-/-
نور الحق صاحب حلقہ جنوبی کراچی	۵/-/-

اسماء گرامی وعدہ پورا کرنیوالوں کے	رقم
چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۱۰۹ منشی عبدالستار والا ضلع ملتان	۱۰/-/-
چوہدری فتح الدین صاحب ایضاً	۲۰/-/-
" شاہ محمد صاحب "	۸۵/-/-
" عمر الدین صاحب "	۱۰۰/-/-
" اسمٰعیل صاحب "	۳۱/-/-
میاں عبدالسبحان صاحب "	۳/-/-
چوہدری احمد خاں صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودہا	۲۰/-/-
" غلام قادر نوکوٹ سندھ	۲۵/-/-
" محمد دین صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵۰/-/-
" عارف محمد صاحب سکرٹری مال چک ۱۰۹ منشی عبدالستار والا ملتان	۲۸۰/-/-
محمود احمد صاحب چک ۱۰۹ منشی عبدالستار والا ملتان	۴۰/-/-
چوہدری عبدالحی صاحب چک ۹۶ شمالی سرگودہا	۱۰۰۰/-/-
بشیر احمد صاحب کاتب " "	۳۵/-/-
غلام محمد صاحب چک ۱۴۱ ریاست بہاول پور	۴۰/-/-
ڈاکٹر لال دین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ	۲۵۰/-/-
حکیم احمد علی صاحب ولد مولوی بدر الدین صاحب راجہ جنگ لاہور	۵۵/-/-
مستری محمد اسمٰعیل صاحب دنیا پور ضلع ملتان	۸/-/-
عطاء اللہ صاحب ولد نظام الدین صاحب جہو ضلع ملتان	۲۵/-/-

خریداران الفضل

کی فوری توجہ کے لئے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں۔ وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔

اگر دفتر کو مجبوراً وی پی کرنا پڑا۔ تو اسکی رقم کی وصولی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔ ڈاکخانہ میں اسوقت تک بعض وی پی کی رقمیں ۱۹۴۸ء کی پھنسی ہوئی ہیں۔ تاحال نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کب وصول ہوں گی۔ ایسی صورت میں آپ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دیں۔ تو آپ کی وی پی کے اخراجات بچ جاویں گے۔ اور کئی سہولتیں ہو جاویں گی۔

(منیجر الفضل)

اعلان منجانب احمدیہ دار القضاء

مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب ولد مکرم قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم ساکن محمد نگر ہیوڈ لاہور نے لکھا ہے۔ کہ میرے والد صاحب کی ذاتی امانت میں سے مبلغ ۹۱۰/- روپے مرحوم کے حصہ وصیت میں ادا کر دیئے جائیں۔ سو اگر مرحوم کے کسی وارث کو کوئی اعتراض ہو یا مرحوم کے ذمہ کسی صاحب کا کوئی قرض ہو تو وہ پندرہ یوم تک اطلاع دے دیں۔ ورنہ اسکے بعد یہ روپیہ مرحوم کی وصیت میں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نماز کی اہمیت

سوال :- ۲۲ مارچ ۱۹۰۳ء کو ایک شخص کا سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش کیا گیا کہ نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے؟

جواب :- فرمایا نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس آکر ایک قوم اسلام لائی۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرمائی جائے۔ کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ دیکھو جب نماز نہیں تو اور رہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں۔ جس میں نماز نہیں۔ جو شخص نماز سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا۔ اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرت کفار ہے۔" (الحکم ۲۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

احباب جماعت حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو بار بار پڑھیں اور نماز کی اہمیت

پچاس روپیہ میں پچیس فی صدی منافع پر بابرکت تجارت

ہر عاشق قرآن کلام الٰہی مسلمان دوکاندار ہم سے پچاس روپیہ کے مکمل قاعدے ساڑھے سات آنہ فی قاعدہ کے حساب سے پچیس فی صدی کمیشن پر منگوا کر رکھے اور فروخت کر کے اشاعت قرآن مجید کا بے انتہا ثواب حاصل کرے اس تجارت سے کبھی آپ کو ایک پیسہ کا نقصان نہ ہو گا۔ مکمل قاعدہ بجائے دس آنہ کے آپ کو ساڑھے سات آنہ میں بھیجا جائے گا۔

منیجر قاعدہ یسرنا القرآن اصلی منظور محمدی ربوہ

درخواست دعا :- میری لڑکی عزیزہ امۃ العزیز کی شادی ۱۳ مئی بروز اتوار قرار پائی ہے حضرت امیر المؤمنین، صحابہ کرام حضرت مسیح موعود اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ از راہِ کرم دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ کریم اس شادی کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(خاکسار :- مولا بخش ریٹائرڈ سب پوسٹماسٹر۔ گوجرانوالہ)

مقبوضہ کشمیر کے خلاف سازش کرنے والے قیدی فرار ہو گئے

مظفر آباد ۱۱ مئی۔ معتبر ذرائع سے یہاں پہنچنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ ۱۹ اپریل سے دو قیدی علی محمد وکیل اور غلام نقی کی پر اسرار گمشدگی نے عبداللہ کی حکومت کو سخت تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے۔ یہ دونوں عبداللہ کی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف سازش کے الزام میں قید کئے گئے تھے۔

ان فرار شدہ قیدیوں کا پتہ لگانے کے لئے سرکاری پولیس اور عبداللہ کے اپنے جاسوسوں کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ ہندوستان کی ریاستوں کی وزارت نے بھی ریاستی حکومت کو اپنے زیر اقتدار علاقہ میں نظم و نسق برقرار رکھنے پر فہمائش کی ہے۔

اسی ذریعہ سے یہ بھی بتایا ہے کہ ہندوستان کی وزارت ریاست اور عبداللہ حکومت کے افسران کی نئی دہلی میں ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس میں اس صورتِ حال پر غور کیا جائیگا (سٹار)

وزیر زراعت راولپنڈی جا رہے ہیں

راولپنڈی ۱۱ مئی۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ وزیر زراعت مسٹر عبدالستار پیرزادہ مری جاتے ہوئے ۲۳ مئی کو یہاں پہنچیں گے۔ مری میں انہیں ایک کانفرنس میں شرکت کرنی ہے۔ (اسٹار)

جیٹ کے ذریعہ پرواز کی سالگرہ

لنڈن ۱۱ مئی پاکستان کو دعوت دی گئی ہے کہ لنڈن میں ۳۱ مئی کو جیٹ کے ذریعہ پرواز کی دسویں سالگرہ کی تقریب میں شرکت کے لئے وہ اپنا بھی ایک نمائندہ روانہ کرے۔ ان تقریبات کے موقعہ پر جمہوریتوں کی پرواز اور ہوابازی کے ماہرین جیٹ کے موجدین مسٹر فرینک اور گلوسٹر ریئرکرفٹ کے تکنیکل ڈائریکٹر مسٹر ڈبلیو جی کارٹر کو خراج تحسین ادا کریں گے۔

مئی سنہ ۱۹۴۱ء میں پہلی کامیاب جیٹ پرواز گلوسٹر ہی طیارہ پر ہوئی تھی۔ اس کمرہ کی حفاظت کے لئے خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں جس میں اس موقعہ پر تقریباً ۲۰۰ مہمان جمع ہوں گے۔

دوسرے مدعو کئے جانے والے ملکوں میں ہندوستان مصر۔ ترکیہ۔ عراق۔ شام۔ ایران امریکہ۔ فرانس۔ آسٹریلیا۔ برازیل ہسپانیہ اور یوگوسلاویہ شامل ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی نمائندگی لندن میں متعین فضائی اتاشی گروپ کیپٹن اے۔ ایم مراد کریں گے۔ (اسٹار)

وزراء کوہ مری نہیں جائیں گے

راولپنڈی ۱۱ مئی۔ یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس موسم گرما میں پنجاب کے وزراء مری نہیں جائیں گے۔ یہ فیصلہ سرکاری اخراجات میں کفایت کے لئے کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

عراق اور ترکیہ کے درمیان ٹیلیفون

بغداد ۱۱ مئی۔ امید کی جا رہی ہے کہ عراق اور ترکیہ کے درمیان پہلی دفعہ ٹیلیفون کا رابطہ قائم کیا جانے والا ہے۔ ایک سرکاری ذریعہ سے یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ آئندہ چند ہفتوں میں برطانیہ سے بھی براہ راست وائرلیس کا رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ (اسٹار)

عرب ممالک میں وائرلیس

قاہرہ ۱۱ مئی۔ عرب ممالک کے درمیان باہمی رابطہ قائم کرنے کے لئے مصر میں وائرلیس کے دو اسٹیشن قائم کئے جانے والے ہیں۔ یہ مشرق وسطےٰ میں اپنی نوعیت کے سب سے بڑے اسٹیشن ہوں گے ان میں ایک اسٹیشن کے لئے قاہرہ سے سویز جانے والی ریگستانی سڑک پر جگہ کا بھی انتخاب ہو گیا ہے۔ دوسرا قاہرہ کے ایک مضافات میں قائم کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کے لئے ۱,۳۰,۰۰۰ پاؤنڈ کی رقم ابھی منظور کی گئی ہے۔ (اسٹار)

مصر کے ولیعہد نے اسلام پر کتاب لکھی ہے

قاہرہ ۱۱ مئی۔ مصر کے ولیعہد ہز رائیل ہائینس شہزادہ محمد علی نے اسلام کے متعلق انگریزی زبان میں اپنی کتاب مکمل کر لی ہے۔ یہ کتاب تمام انگریزی بولنے والے مسلمانوں کے لئے کار آمد ہوگی۔ اسے موسم گرما میں شائع کیا جائے گا۔ (اسٹار)

ہندوستان اور پاکستان کو کتوں کی برآمد

لنڈن ۱۱ مئی۔ ہندوستان اور پاکستان کو ایک خاص قسم کے کتوں کی برآمد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں ان کتوں کے پالنے والوں کا بیان ہے کہ اس برصغیر میں مقابلۃً ان کتوں کی خصوصاً جو آئرلینڈ کی نسل سے ہیں بہت مانگ ہے۔ ان میں سے بیشتر نسل کشی کے لئے برآمد کئے جاتے ہیں اور عام طور پر انہیں ہوائی جہازوں سے بھجوایا جاتا ہے۔ (اسٹار)

(اسٹار)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

"مگر سر مہر کرنے کا نتیجہ جو نکلا ہے وہ یہ ہے کہ پریس کو بند کر دیا گیا ہے اور نوائے وقت اس میں چھپنے سے محروم ہو گیا ہے۔ معاصر نوائے وقت اور اس کے مالکوں سے اس معاملے میں تمام اخباروں نے ہمدردی کا اظہار کیا ہے مگر افسوس کوئی نہیں جو چودھری روشن دین تنویر سے اس حادثے میں ہمدردی کا اظہار کرے۔

آہ سے

پھرتے ہیں اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے
اے کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

حالانکہ نوائے وقت کو اگر حکومت نے اجازت دے دی تو دوسرے پریس میں چھپنا شروع ہو جائے گا۔ مگر مُہر کے معنے ختم کرنے پر جو مہر حکومت پنجاب نے لگائی ہے اسے کوئی نہیں توڑ سکتا اور قادیانی علم کلام کی بدھیا سرکاری طور پر بیٹھ گئی ہے۔"

(الاعتصام گوجرانوالہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۵۱ء)

مولینا پریس بغیر مُہر کے بھی بند ہو سکتا ہے۔ حکومت کی مہر اس لئے لگائی گئی تاکہ تصدیق ہو کہ حکومت نے بند کیا ہے اور حکومت ہی اس کو کھول بھی سکتی ہے۔ بند ہونے کا فعل تو مہر لگانے سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ مہر سے پریس مقفل نہیں ہوا۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ بغیر مہر کے پریس روز بند ہوتے ہیں اور کھلتے ہیں اور خاتم کے معنے صرف مہر نہیں بلکہ اس کے معنی اس انگوٹھی کے بھی ہیں جو صرف زینت کے لئے پہنی جاتی ہے۔ ان معنی کے لحاظ سے خاتم النبیین کے معنی انبیاء کی زینت کے ہیں۔ محاورہ میں جب خاتم کسی موصوف کی صفت بنتا ہے تو اس کے معنی کمال کے ہوتے ہیں۔ جیسے خاتم الشعراء وغیرہ بات یہ ہے کہ جگت بازی میں علم انسان کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور انسان جاہلوں والی باتیں کرنے لگتا ہے۔ باور نہ ہو تو مولینا محمد اسمٰعیل سے پوچھ دیکھئے۔

الاعتصام میں اس کالم کا نام "موج کوثر" بغیر وجہ نہیں رکھا گیا۔ پاکستانی صحافت میں مودودی صاحب کا ترجمان "کوثر" اس قسم کی نجس نگاری میں جو درجہ رکھتا ہے وہ معلوم ہے۔ "موج کوثر" کا کھلے لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ "کوثر" (برعکس نہند نام زنگی کافور) سے الاعتصام میں یہ گندی نالی نکالی گئی ہے۔ اب اصل چشمہ نجاست ملاحظہ ہو:-

"ہم ان اشعار پر اسرار کو اپنے اخبار خوش آثار میں بہ عنوان بالا اور بہ ہمیں نشان باتیں شائع کرکے مسرور ہوتے مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے ناظرین کرام اس صنعت شاعری کے قدر دان نہیں اور نکتہ شناس نہیں۔ اس کی داد تو "الفضل" اور اس کے قارئین یا تمکین ہی دے سکتے ہیں۔ صاحب موصوف نے جو نظم ارسال فرمائی ہے فی الواقع اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ مہدی آخر زماں ہیں۔ کیونکہ یہ صنعت شاعری عام و معروف شاعروں کے بس کی چیز نہیں۔ بلکہ انہی اہل کمال کو حاصل ہوتی ہے جن کے دوش وجود پر مہدویت و نبوت کے ادعا کی عبا ڈالی جاتی ہے۔ مذکورہ بالا شعر ہی ملاحظہ فرمائیے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ در ثمین اس سلک جواہر کا حصہ ہے جس کا ایک موتی یہ مصرعہ ہے ع

اک پہ منہ سے نہ یہ ہوگا کہ باندھے ازار

جناب مہدیٔ زماں سے گذارش ہے کہ اپنے اشعار پر اسرار کو چودھری روشن دین تنویر مدیر الفضل کے نام ارسال فرما کر مسرور و مشکور ہوں۔ ہم بھی کوشش کریں گے کہ ان کی نظم دفتر الفضل میں پہنچ جائے گ (سہ روزہ کوثر ۱۳ مئی سنہ ۱۹۵۱ء)

مدیر "الاعتصام" اور مدیر "کوثر" دونو صاحبوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنا چہرہ شیخ الحدیث مولینا محمد اسمٰعیل صاحب کے مندرجہ بالا اقتباس کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں ‡

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ جلسہ

مورخہ ۱۲ مئی بروز ہفتہ بوقت مغرب جامع مسجد احمدیہ لاہور میں خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوگا جس میں علاوہ دیگر پروگرام کے مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ "مسجد اور نماز کے آداب" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ تمام خدام وقت مقررہ پر جلسے میں شریک ہوں

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)